فتاویٰ امن پوری (قسط۷۴)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: زید کی دوسری بیوی نے عائشہ کو دودھ پلایا ہے، کیا زید کے بیٹے کا نکاح عائشہ سے ہوسکتا ہے؟

جواب: ان دونوں کا آپس میں نکاح نہیں ہوسکتا۔ یہ دونوں بہن بھائی ہیں، کیونکہ عائشہ لڑکے کے والد کی رضاعی بیٹی ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُكُمْ ......﴾ (النّساء : ۲۳)

''......اور تمہاری بہنوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

یہاں بہنوں سے رضاعی بہنیں بھی مراد ہیں۔

سوال: کیا تین سال کی عمر میں دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے؟

جواب: رضاعت کی مدت صرف دو سال ہے۔ اگر بچہ دو سال یا اس سے کم عمر میں کم سے کم پانچ بار دودھ پی لے، تو رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔ تین سال کی عمر میں دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی، کیونکہ رضاعت کی پوری مدت دو سال بیان ہوئی ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ

يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ﴾(البقرة : ٢٣٣)

''مائیں اپنے بچوں کو مکمل دو سال دودھ پلائیں، جن کا ارادہ (مدت) رضاعت مکمل کرنے کا ہو۔''

سوال: کیا بچے کو دو سال سے پہلے دودھ چھڑانا جائز ہے؟

جواب: والدین باہم رضامندی سے دو سال سے پہلے بھی دودھ چھڑوا سکتے ہیں، بشرطیکہ بچے کی صحت پر اثر انداز نہ ہو۔

﴿فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا﴾

(البقرة : ٢٣٣)

''اگر والدین باہم رضامندی اور مشورے سے (دو سال سے پہلے) دودھ چھڑوانا چاہیں، تو ان پر کوئی گناہ نہیں۔''

سوال: رضاعت کبیر کے متعلق اسلامی نکتہ نظر کیا ہے؟

جواب: اسلام عقل اور منطق کا مخالف ہرگز نہیں ہے، لیکن صرف اپنی خواہشات اور تعصّبات کو عقل کا نام دے کر اسلام کو اس سے ٹکرا دیجئے تو نتائج برے ہی آتے ہیں، کوئی خاتون دو سال سے بڑے لڑکے یا جوان مرد کو دودھ نہیں پلا سکتی، یہ اسلام کا قاعدہ، قانون اور ضابطہ ہے۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ اتھارٹی دے رکھی ہے کہ آپ اسلام کے کسی قاعدے سے اللہ کے اذن سے کسی شخص کو مستثنیٰ کر سکتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک عجیب طرح کا کیس سامنے آیا، یہ سیدہ سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا اور سالم مولی ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ کا معاملہ ہے، ہوا کچھ یوں کہ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے

سالم کو منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا، آپ سیدہ سہلہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہتے اور ان کے بیٹے شمار کیے جاتے تھے۔

پھر اللہ کا حکم آ گیا کہ متبنی کو اس کے اصل باپ کی طرف ہی منسوب کریں:

﴿ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ﴾(الأحزاب : 5)

حکم مان لیا گیا، لیکن مشکل یہ ہوئی کہ اس حکم کے بعد لازمی طور پر سیدہ سہلہ رضی اللہ عنہا کو سالم سے پردہ کرنا تھا، تو جس کو بیٹا بنا کر پالا ہو، اس سے پردہ کرنا اور یک لخت اس سے جدا ہو جانا، سہلہ رضی اللہ عنہا پر گراں گزرا، ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ بھی بہت پریشان ہوئے۔

تب سیدہ سہلہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلی آئیں، عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ معاملہ درپیش ہے، فرمایا:

أَرْضِعِيهِ، قَالَتْ : وَكَيْفَ أُرْضِعُهُ؟ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ : قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ .

”آپ اسے دودھ پلا دیں، کہنے لگیں: دودھ کیسے پلا دوں، وہ تو بڑے ہو گئے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے، فرمایا: مجھے معلوم ہے کہ وہ بڑے ہو چکے ہیں۔“

(صحیح مسلم : 1453، المنتقی لابن الجارود : 690)

اسلامی احکام کی رو سے، یہ حدیث بالکل صحیح اور ثابت ہے، اس میں دو رائے نہیں، کیونکہ عمومی قاعدہ دودھ نہ پلانے کا سہی، لیکن کسی ایک شخص کو استثنا دے دینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اختیار ہے، سو آپ نے اپنا اختیار استعمال کیا اور یہ اللہ کی اجازت سے ہوا۔

اس کی سند بھی صحیح ہے، بیان کرنے والے سچے ہیں، ائمہ ہیں، ان کو جھوٹ بولتے نہیں دیکھا گیا، بلکہ بعد از تحقیق بسیار ان کو سچا پایا گیا، پھر قرآنی حکم کے مطابق ان کی دی

ہوئی خبر کو قبول کر لیا گیا، یہ حدیث عقل اور منطق کے کسی ایک تقاضے کے مخالف نہیں، رسول اللہ ﷺ سے اس کا ثبوت قطعی ہے۔

لیکن ملحدین، منکرین حدیث اور عقل پرستوں نے اپنی عادت کے مطابق اس حدیث پر مختلف طریقوں سے اعتراضات وارد کر رکھے ہیں، ملحدین کو یہ چیز شرم وحیا کے منافی نظر آتی ہے، حالانکہ یہ وہی لوگ ہیں، جن کے نزدیک سرے سے شادی کی ضرورت تک محسوس نہیں کی جاتی، مرد وزن کے ہمہ جہتی تعلقات ان کا من پسند موضوع ہیں، اس سلسلہ میں اسلام کو ہدف تنقید بھی بناتے رہتے ہیں، لیکن یہاں آن کر ان کو شرم وحیا یاد آ جاتی ہے!

اسی طرح جدید منکرین حدیث کا معاملہ ہے، جو کلی طور پر احادیث کے انکار کی جرأت نہیں پاتے، لیکن کچھ نہ کچھ احادیث کے مضمون کو سمجھے بغیر ان پر رد کرنا اپنا فرض منصبی سمجھ لیتے ہیں، وہ اسے اپنے ایمان کا تقاضہ بھی قرار دیتے ہیں، و لے حیرت، کہ ان کا ایمان پوری امت سے بڑھ گیا ہے؟ کیا یہ لوگ بخاری، مسلم اور احمد بن حنبل کیسے ائمہ سنت سے زیادہ غیور واقع ہوئے ہیں، پوری امت نے قرن ہا قرن اس حدیث کو تلقی بالقبول سے نوازا ہے، فقہا نے اس حدیث پر اختلافات کی بنیاد رکھی ہے، استنباط و استدلالات کئے ہیں، لیکن کسی ایک نے بھی نہیں کہا کہ مذکورہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہوسکتی، یا عقل کے تقاضے اس سے ابا کرتے ہیں۔

وہ لوگ اصول تحقیق اور عقل ومنطق سے اچھی طرح واقف تھے، وہ اسلام کے مزاج کو بھی سمجھتے تھے، اسی لئے ان کو اس حدیث میں قابل اعتراض چیز نظر نہیں آئی، وہ قبول کرتے آئے، محدثین، شارحین حدیث، فقہا، متکلمین اور خطبا اس پر اپنے استدلال کی بنیادیں رکھتے رہے۔

بجا کہ ایک خاتون ایک مرد کو دودھ نہیں پلا سکتی، لیکن کسی کا استثنا بھی تو ہو سکتا ہے، یہ ویسا ہی استثنا سمجھ لیجئے، جیسا استثنا عمومی حالات میں ہوتا ہے، ایک خاتون عام مردوں کے سامنے برہنہ نہیں ہو سکتی، لیکن اپنے خاوند کے ساتھ بعد از برہنگی معاملات بھی طے کرتی ہے، اس کو کوئی بھی بے حیائی اور بے شرمی نہیں کہتا، بلکہ اس کو ضروری امر قرار دیا جاتا ہے، جب ان معاملات میں ایک خاتون کے لئے ایک مرد کا استثنا ثابت ہو جانے سے وہ بے حیا نہیں ہو جاتے، تو ایک منہ بولے بیٹے کو بڑی عمر میں دودھ پلا دینے سے ایک ماں بے حیا کیوں کر ہو گئی؟ یا اس میں حیا کے منافی پہلو کون سے آ گئے؟

امت کے ایک خاص ماں بیٹے کا معاملہ تھا، سالم کو منہ بولے بیٹے سے رضاعی بیٹا بنانا تھا، اس کے لئے مذکورہ فعل سے بہتر کوئی راستہ موجود نہیں تھا، سو یہی راستہ اختیار کر لیا گیا۔

یہ ایک صحابی کے لئے رخصت ہے کہ اس کا پریشان رہنا اللہ کو منظور نہ تھا، وہ تو وہ لوگ تھے، اللہ پر قسم اٹھا لیتے تھے، تو اللہ ان کی قسموں کی لاج رکھ لیا کرتا تھا، ایک صحابی کی گواہی کو دو کے برابر قرار دے دیا جاتا تھا، ان کو اگر قربانی کا مطلوب جانور نہیں ملتا تھا، تو ان کو کھیرے جانور کی قربانی کی اجازت دے دی جاتی تھی، بعینہ یہ رخصت بھی دے دی گئی تھی۔

اب یہاں کوئی اعتراض اٹھا سکتا ہے کہ سالم نے اس عورت کو چھوا بھی ہوگا، جبکہ چھونا حرام ہے، اس اعتراض کا جواب مگر صدیوں پہلے دیا جا چکا ہے۔

❁ شارح صحیح مسلم، حافظ نووی (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

''قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں: ممکن ہے کہ سیدہ سہلہ رضی اللہ عنہا نے سالم کو دودھ نکال کر دے دیا ہو اور انہوں نے پی لیا ہو، سینے کو نہ چھوا ہو، دونوں کے جسم آپس میں نہ ملے ہوں، قاضی رحمہ اللہ کی یہ بہت خوب صورت توجیہ ہے۔ یہاں

ایک دوسری صورت بھی ممکن ہے، وہ یوں کہ جب ایک شخص کو خاص طور پر دودھ پینے کی اجازت دی جا سکتی ہے، اسے چھونے میں بھی عام قاعدے سے استثنا مل سکتا ہے۔''

(شرح صحیح مسلم: 31/10)

آخر میں ہم اسی مسئلہ کے ایک اہم جزو کی طرف اشارہ کریں گے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور متاخرین میں سے حافظ ابن حزم رحمہ اللہ وغیرہ نے رضاعت کبیر کو جائز قرار دیا ہے اور اسی حدیث کو بنیاد بنایا ہے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور علامہ شوکانی رحمہ اللہ بحالت مجبوری اس چیز کے جواز کے قائل تھے، یعنی یہ بزرگ اور خود ہماری ماں، اس حدیث کو صحیح تسلیم کرتی تھیں، تب ہی تو اس سے استدلال بھی جائز سمجھتی تھیں، وگرنہ اس سے استدلال لینے کی کوئی وجہ نہ تھی۔ وہ الگ بات کہ ان بزرگوں کا مذکورہ استدلال درست نہیں، کیونکہ خود دیگر ازواج مطہرات نے ماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا سے اختلاف کیا تھا۔

❀ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''رسول اللہ ﷺ کی تمام بیویوں نے اس سے انکار کیا کہ کوئی اس طرح رضاعت کا رشتہ ثابت کر لے، وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی تھیں کہ بخدا! یہ چیز ایک رخصت تھی، جو سیدنا سالم رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص تھی، اس قسم کی رضاعت کی بنا پر کوئی شخص ہمارے پاس نہ آئے اور نہ ہم کو دیکھے۔''

(صحیح مسلم: 1454)

اس پر بھی غور کیجیے کہ امہات المومنین نے بھی ہرگز اس روایت سے انکار نہیں کیا، بلکہ انہوں نے بھی اس کو رخصت سے تعبیر کیا، لیکن آج کچھ بد بخت شاید امت کی ماؤں سے بھی

زیادہ غیور واقع ہوئے ہیں، تف ہے ان کی اس سوچ پر!

سوال: رضاعی دادا اور نانا کی مطلقہ یا بیوہ سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: جب نسبی دادا اور نانا کی مطلقہ یا بیوہ سے نکاح جائز نہیں، تو رضاعی دادا اور نانا کی مطلقہ یا بیوہ سے نکاح بھی جائز نہیں، کیونکہ جو رشتے نسب اور ولادت سے حرام ہوتے ہیں، وہی رشتے رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾(النّساء: ٢٢)

''جو عورتیں جو تمہارے آباء کی منکوحہ رہ چکی ہوں، ان سے تم نکاح نہ کرو۔''

آباء سے مراد باپ کے ساتھ ساتھ والد اور والدہ کے باپ داد بھی ہیں۔ لہٰذا دادا اور نانا کی مطلقہ یا بیوہ سے نکاح ناجائز وحرام ہے۔

سوال: ایک شخص نے باپ کی حقیقی چچی کا دودھ پیا ہے، چچی کی ایک لڑکی نے چچی کا دودھ نہیں پیا، کیا اس شخص کا باپ کی چچی کی لڑکی کے ساتھ نکاح ہوسکتا ہے؟

جواب: باپ کی چچی کی اس لڑکی سے بھی نکاح نہیں ہوسکتا، اس لیے کہ مرضعہ (دودھ پلانے والی عورت) کی تمام اولاد رضیع (دودھ پینے والے) پر حرام ہے، خواہ اس نے ساتھ دودھ پیا ہو یا نہ پیا ہے۔ دونوں آپس میں بہن بھائی ہیں۔

سوال: ہندہ اور زید نے ایک عورت کا دودھ پیا ہے، اس لیے وہ دونوں رضاعی بہن بھائی ہیں، زید کی والدہ فوت ہوگئی، کیا زید کا باپ ہندہ سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: ہندہ اور زید نے جس عورت کا دودھ پیا، اگر وہ زید کے والد کی منکوحہ نہیں، تو اس صورت میں زید کے والد کے لیے ہندہ سے نکاح کرنا جائز ہے۔

(سوال): رقیہ اور زینب حقیقی بہنیں ہیں، رقیہ نے زینب کے لڑکے ظہور الحسن، اظہار الحسن اور صدر الحسن کو دودھ پلایا اور زینب نے رقیہ کی لڑکی فاطمہ اور لڑکے غلام محمد مرتضٰی کو دودھ پلایا، کیا رقیہ کے لڑکے غلام مصطفٰی اور غلام محمد مجتبٰی کی شادی زینب کی لڑکی آمنہ وکلثوم سے جائز ہے، جبکہ غلام محمد مصطفٰی اور غلام محمد مجتبٰی نے زینب کا دودھ نہیں پیا اور نہ آمنہ اور کلثوم نے رقیہ کا دودھ پیا ہے؟

(جواب): غلام مصطفٰی اور غلام مجتبٰی کا نکاح آمنہ اور کلثوم سے درست ہے۔

(سوال): جس پوتے کو دادی نے دودھ پلایا ہے، کیا اس کا نکاح اس کی نواسی سے جائز ہے؟

(جواب): دونوں کا نکاح نہیں ہوسکتا، یہ دونوں رضاعی ماموں بھانجی ہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾(النّساء : ۲۳)

''......اور بہنوں کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

یہاں اُخت کا لفظ مطلق ہے، جو رضاعی بہنوں کو بھی شامل ہے، لہٰذا رضاعی بھانجی سے نکاح جائز نہیں، کیونکہ جو رشتہ نسب سے حرام ہوتا ہے، وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتا ہے۔

(سوال): رضاعی بھائی کی لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): رضائی بھائی کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں، کیونکہ دونوں رضاعی چچا بھتیجی ہیں، تو جیسے نسبی چچا بھتیجی کا نکاح جائز نہیں، ایسے ہی رضاعی چچا بھتیجی کا نکاح جائز نہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأَخِ ......﴾(النّساء : ۲۳)

''......اور بھائی کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

اس میں رضاعی بھتیجیاں بھی شامل ہیں۔

سوال: ساٹھ سالہ عورت نے بچے کے منہ میں دودھ دیا، کیا رضاعت ثابت ہو گئی؟

جواب: رضاعت کم سے کم پانچ مرتبہ دودھ پلانے سے ثابت ہوتی ہے۔ محض دودھ منہ میں دینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

❁ سیدہ امِ فضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''بنو عامر بن صَعصَعہ کے ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ایک دفعہ دودھ پینے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے؟ فرمایا: نہیں۔''

(صحیح مسلم: 1451)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''پہلے قرآنِ مجید میں یہ حکم نازل ہوا تھا کہ دس دفعہ دودھ پلانے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے، پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور پانچ دفعہ دودھ پلانے سے رضاعت ثابت ہونے کا حکم نازل ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات (کے بہت قریب) تک قرآنِ کریم میں اسی طرح پڑھا جاتا تھا۔''

(صحیح مسلم: 1452)

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ اگر بچہ پانچ سے کم دفعہ کسی عورت کا دودھ پی لے، تو رضاعت ثابت نہیں ہو گی۔

سوال: کیا ایک مرتبہ دودھ پلانے سے حرمت ثابت ہوتی ہے، بعض لوگ اس بارے میں روایات پیش کرتے ہیں؟

جواب: بعض حضرات کہتے ہیں کہ ایک دفعہ دودھ پلانے سے رضاعت ثابت ہو

جائے گی۔ان کے دلائل کا مختصر جائزہ پیش خدمت ہے:

① سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ، قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ.

''رضاعت تھوڑی ہو یا زیادہ اس سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں، جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔''

(جامع مسانيد الإمام أبي حنيفة للخوارزمي : 97/2)

جھوٹی روایت ہے:

۱۔ صاحبِ کتاب محمد بن محمود بن محمد بن حسن، ابوالمؤید (593-655ھ) کی توثیق معلوم نہیں۔

۲۔ ابومحمد، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، حارثی ''متروک'' اور ''کذاب'' ہے۔

۳۔ ابراہیم بن جراح کی سوائے امام ابن حبان رحمہ اللہ (الثقات:69/8) کے کسی نے توثیق نہیں کی، لہٰذا یہ مجہول الحال ہے۔

۴۔ احمد بن عبداللہ، کندی کو حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے صاحبِ مناکیر کہا ہے۔

(ديوان الضُّعفاء : 62)

❀ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَهُ مَنَاكِيرُ بَوَاطِيلُ. ''اس نے منکر اور باطل روایات بیان کی ہیں۔''

(لسان الميزان لابن حَجَر :199/1)

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔(لسان الميزان :199/1)

اس کا ثقہ ہونا ثابت نہیں۔

۵۔ حکم بن عتیبہ ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

۶۔ قاضی ابو یوسف جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' ہیں۔

۷۔ ان کے استاذ باتفاقِ محدثین ''ضعیف'' ہیں۔

② سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے کسی نے حدیث «لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ وَلَا الرَّضْعَتَانِ» ''ایک دو دفعہ دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔'' پیش کی، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

قَدْ كَانَ ذَاكَ، فَأَمَّا الْيَوْمَ، فَالرَّضْعَةُ الْوَاحِدَةُ تُحَرِّمُ .

''پہلے ایسا ہی تھا، لیکن آج کے دور میں ایک دفعہ دودھ پینے سے ہی رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔''

(أحكام القرآن للجصّاص : 125/2)

یہ قول سخت ''ضعیف'' ہے:

۱۔ ابو خالد احمر ''مدلس'' ہے، سماع کی تصریح نہیں کی۔

۲۔ حجاج بن ارطاۃ جمہور ائمہ محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' اور ''سيء الحفظ'' ہے، نیز ''مدلس'' بھی ہے۔

۳۔ حبیب بن ابی ثابت ''مدلس'' ہے، سماع کی تصریح نہیں کی۔

③ سیدنا علی بن ابو طالب اور سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے تھے:

يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ، قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ .

''رضاعت تھوڑی ہو یا زیادہ، حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔''

(سنن النّسائي : 3313)

سند ''ضعیف'' ہے۔ سعید بن ابی عروبہ ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

مسلم اصول ہے کہ صحیح بخاری و مسلم کے علاوہ ثقہ مدلس کا عنعنہ مقبول نہیں ہوتا۔

تنبیہ: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (مصنف عبدالرزاق: 7/466، ح: 13911، وسندہٗ صحیح)، طاؤس بن کیسان (مصنف عبدالرزاق: 7/467، ح: 13918، وسندہٗ صحیح) اور عطاء بن ابو رباح رحمہ اللہ (مصنف عبدالرزاق: 7/466، وسندہٗ صحیح) کے نزدیک ایک بار دودھ پلانے سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے، لیکن صحیح احادیث کے مقابلہ میں یہ اقوال مرجوح ہیں۔

سوال: لڑکا لڑکی کا نکاح ہوا، بعد میں معلوم ہوا کہ دونوں رضاعی بہن بھائی تھے، اب جو شادی پر خرچ ہوا، اس کا ذمہ دار کون ہے، جبکہ لڑکے والے وہ تمام خرچ لڑکی والوں سے وصول کرنا چاہتے ہیں؟

جواب: یہ نکاح منعقد ہی نہیں ہوا، جب ثابت ہو گیا کہ دونوں رضاعی بہن بھائی ہیں، تو دونوں میں فوراً جدائی کرائی جائے۔ جس فریق نے جتنا خرچہ کیا، وہ دوسرے سے مطالبہ کا مجاز نہیں۔

سوال: جس لڑکے نے دودھ پیا ہے، کیا اس کی بہن سے دودھ پلانے والی کے لڑکے کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے، کیونکہ مرضعہ (دودھ پلانے والی) کی اولاد رضیع (دودھ پینے والی یا والا) کے لیے حرام ہے، نہ کہ رضیع کے بہن بھائیوں کے لیے۔

سوال: زید نے ہندہ کا دودھ پیا، کیا ہندہ کے شوہر کی لڑکی، جو زینب کے بطن سے ہے، اس کی پوتی کے ساتھ زید کا نکاح جائز ہے؟

جواب: زید کا نکاح زید کے رضاعی باپ کی بیٹی کی پوتی سے جائز نہیں۔ کیونکہ جو

رشتہ نسب سے حرام ہوتا ہے، وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتا ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾(النّساء : ٢٣)

''......اور بہنوں کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

رضاعی بہنوں کے بیٹوں کی اولادیں بھی اس حرمت میں شامل ہیں۔ لہٰذا رضاعی بہن کی پوتی سے نکاح حرام ہے۔

سوال: ایک بچے کو ایک عورت نے غلطی سے ایک مرتبہ دودھ پلایا، کیا رضاعت ثابت ہوئی یا نہیں؟

جواب: رضاعت ثابت نہیں ہوئی، رضاعت مدت رضاعت میں کم سے کم پانچ مرتبہ دودھ پینے سے ثابت ہوتی ہے۔

سوال: دودھ پینے والی لڑکی کی شادی دودھ پلانے والی کے لڑکے سے کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز نہیں، یہ دونوں بہن بھائی ہیں۔ مرضعہ کی تمام اولاد رضیع کے لیے حرام ہوتی ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُكُمْ ......﴾(النّساء : ٢٣)

''......اور تمہاری بہنوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

یہاں رضاعی بہنیں بھی مراد ہیں۔

سوال: بہن کے لڑکے کے منہ میں چھاتی دے دی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: رضاعت ثابت نہ ہوئی۔ رضاعت کم سے کم پانچ بار دودھ پلانے سے

ثابت ہوتی ہے، وہ بھی مدت رضاعت میں۔

(سوال): جس بھائی نے دودھ نہیں پیا، اس کی شادی دودھ پلانے والی کی لڑکی سے کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے، مرضعہ کی اولاد صرف رضیع پر حرام ہے، نہ کہ رضیع کے بہن بھائیوں پر۔

(سوال): بیوی کی چھاتی منہ میں لی، دودھ حلق میں چلا گیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): بیوی کا دودھ حلق میں جانے سے کوئی حرج واقع نہیں ہوتا، نہ نکاح میں کچھ خلل آتا ہے، دراصل رضاعت اس وقت ثابت ہوتی ہے، جب رضاعت کی مدت یعنی دو سال میں کم سے کم پانچ مرتبہ دودھ پیا جائے۔

(سوال): کیا ایک عورت کی گواہی حرمت رضاعت کے لیے کافی ہے؟

(جواب): جس عورت نے دودھ پلایا ہے، اس اکیلی کی گواہی حرمت رضاعت کے لیے کافی ہے۔

❀ سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے ابواہاب کی بیٹی (ام یحییٰ) سے شادی کی، کالے رنگ کی ایک عورت آ کر کہنے لگی: میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا، تو آپ نے مجھ سے منہ موڑ لیا، میں نے پھر پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر منہ موڑ لیا، تیسری یا چوتھی مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب یہ بات کہی جا چکی ہے، تو وہ تیرے ساتھ کیسے رہ سکتی ہے؟ پس آپ نے اسے اس (کی بیوی کے ساتھ رہنے) سے منع کر دیا۔''

(صحيح البخاري : 2659)

سوال: اگر دودھ پینے والے بچے کی عمر ڈھائی سال ہے، تو کیا رضاعت ثابت ہو گی یا نہیں؟

جواب: رضاعت ثابت نہ ہو گی۔ مدت رضاعت زیادہ سے زیادہ دو سال ہے، اس مدت میں کسی عورت کا دودھ کم سے کم پانچ مرتبہ پیا، تو حرمت رضاعت ثابت ہو گی۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ﴾(البقرة : ٢٣٣)

''مائیں اپنے بچوں کو مکمل دو سال دودھ پلائیں، جن کا ارادہ (مدت) رضاعت مکمل کرنے کا ہو۔''

سوال: دس سالہ بیوہ کی چھاتی بچے نے منہ میں لی اور اس کی چھاتی سے پانی آیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: بچے کے منہ میں چھاتی دینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ کم سے کم پانچ مرتبہ دودھ پلانے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ.

''ایک یا دو دفعہ دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔''

(صحيح مسلم : 1450)

❁ دوسری روایت ہے:

لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ .

''ایک یا دو دفعہ پستان منہ میں دینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔''

(صحیح مسلم :1451)

سوال: نانی اقرار کرتی ہے کہ میں نے نواسے کو دودھ پلایا ہے، کیا اس کی شادی نانی کی نواسی سے ہوسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: نانی نے اقرار کیا ہے، تو رضاعت ثابت ہو جائے گی۔ اب نانی کی نواسی سے رضیع (دودھ پینے والے) کی شادی نہیں ہو سکتی، کیونکہ دونوں رضاعی ماموں بھانجی ہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾(النّساء : ٢٣)

''......اور بہنوں کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

یہاں اُخت کا لفظ مطلق ہے، جو رضاعی بہنوں کو بھی شامل ہے، لہٰذا رضاعی بھانجی سے نکاح جائز نہیں، کیونکہ جو رشتہ نسب سے حرام ہوتا ہے، وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتا ہے۔

سوال: زید کی بہن نے جس لڑکی کو دودھ پلایا ہے، کیا اس سے زید کا نکاح جائز ہے؟

جواب: یہ نکاح جائز نہیں، یہ دونوں ماموں بھانجی ہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾(النّساء : ٢٣)

''......اور بہنوں کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

جس طرح بہنوں کی نسبی بیٹیوں سے نکاح جائز نہیں، اسی طرح بہنوں کی رضاعی بیٹیوں سے نکاح بھی جائز نہیں۔

سوال: زید کے لے پالک بچے نے اس کی بیوی کا دودھ پیا، کیا زید کا نکاح لے پالک کی مطلقہ سے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جب لے پالک نے زید کی بیوی کا دودھ پیا، تو وہ زید کا رضاعی بیٹا بن گیا، اب جس طرح نسبی بیٹے کی منکوحہ سے باپ کا نکاح جائز نہیں، اسی طرح رضاعی بیٹے کی منکوحہ سے رضاعی باپ کا نکاح جائز نہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمْ ......﴾(النّساء : ۲۳)

''......اور تمہارے بیٹوں کی منکوحات کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

یہاں نسبی بیٹوں کی طرح رضاعی بیٹوں کی منکوحات بھی مراد ہیں۔

سوال: جس نے پھوپھی کا دودھ پیا، کیا اس کا پھوپھی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے؟

جواب: پھوپھی کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں، یہ دونوں رضاعی بہن بھائی ہیں۔ رضیع کے لیے مرضعہ کی تمام اولاد حرام ہو جاتی ہے۔

سوال: رضاعی ماں یا باپ کی سوتیلی ماں سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: جس طرح نسبی دادا یا نانا کی منکوحہ سے نکاح جائز نہیں، اسی طرح رضاعی دادا یا نانا کی منکوحہ سے بھی نکاح جائز نہیں، کیونکہ جو رشتہ نسب سے حرام ہوتا ہے، وہ رضاعت سے بھی حرام ہو جاتا ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾(النّساء : ۲۲)

''جو عورتیں جو تمہارے آباء کی منکوحہ رہ چکی ہوں، ان سے تم نکاح نہ کرو۔''

آباء سے مراد جس طرح نسبی باپ، دادا اور نانا شامل ہیں، اسی طرح رضاعی باپ، دادا اور نانا بھی شامل ہیں۔ لہٰذا ان کی منکوحات سے نکاح جائز نہیں۔

سوال: کیا زید کے رضاعی بھائی کی بیٹی زید کے نسبی بھائی کے نکاح میں آسکتی ہے؟

جواب: زید کے نسبی بھائی کا نکاح زید کے رضاعی بھائی کی بیٹی یعنی زید کی رضاعی بھتیجی سے ہوسکتا ہے۔ کیونکہ رضاعت میں حرمت رضیع کے لیے ہے، نہ کی رضیع کے بہن بھائیوں کے لیے۔

سوال: زید نے پھوپھی کا دودھ پیا، زید کے پھوپھا کا انتقال ہوگیا، تو اس کی پھوپھی نے دوسری شادی کر لی، جس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی، کیا اس لڑکی سے سے زید کا نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: رضیع کے لیے مرضعہ کی کسی اولاد سے نکاح جائز نہیں، خواہ پہلے شوہر سے ہو یا موجودہ شوہر سے۔ یہ دونوں رضاعی بہن بھائی ہیں۔

سوال: ایک لڑکی نے مدت رضاعت میں ایک عورت کا دودھ کئی ماہ تک پیا، اسی عورت کا دودھ ایک لڑکے نے مدت رضاعت میں ایک دو بار پیا، کیا اس لڑکے کا نکاح اس لڑکی سے ہوسکتا ہے، جس نے کئی ماہ تک عورت کا دودھ پیا؟

جواب: جس لڑکی نے مدت رضاعت میں کئی ماہ عورت کا دودھ پیا، اس کی رضاعت ثابت ہے، البتہ جس لڑکے نے مدت رضاعت میں ایک دو بار دودھ پیا، اس کی رضاعت ثابت نہیں، کیونکہ رضاعت کم سے کم پانچ بار دودھ پینے سے ثابت ہوتی ہے۔ اس لیے لڑکا اور لڑکی کا نکاح ہوسکتا ہے، دونوں رضاعی بہن بھائی نہیں ہیں۔

سوال: زید کی شادی طلیحہ سے ہوئی، زید کی بیوی طلیحہ نے اپنی بہن صابرہ کو دودھ

پلایا، طلیحہ فوت ہوگئی، زید نے طلیحہ کی دوسری بہن ہاجرہ سے نکاح کرلیا، کیا صابرہ کی شادی زید کے حقیقی بھائی بکر سے ہوسکتی ہے یا نہیں؟

(جواب): بکر کی شادی صابرہ سے نہیں ہوسکتی، کیونکہ صابرہ بکر کی رضاعی بھتیجی ہے۔تو جس طرح نسبی بھتیجی سے نکاح جائز نہیں، اسی طرح رضاعی بھتیجی سے نکاح بھی جائز نہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأَخِ ......﴾(النّساء : ۲۳)

''......اور بھائی کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کردیا گیا ہے)۔''

رضاعی بھتیجیاں بھی اس حکم میں شامل ہیں۔

(سوال): رضاعی باپ کی مطلقہ یا بیوہ سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جس طرح نسبی باپ کی مطلقہ یا بیوہ سے نکاح جائز نہیں، اسی طرح رضاعی باپ کی مطلقہ یا بیوہ سے نکاح بھی جائز نہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾(النّساء : ۲۲)

''جو عورتیں جو تمہارے آباء کی منکوحہ رہ چکی ہوں، ان سے تم نکاح نہ کرو۔''

اس میں رضاعی باپ بھی شامل ہیں، کیونکہ جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں، وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ.

''رضاعت بھی ان رشتوں کو حرام کردیتی ہے، جنہیں ولادت (نسب) حرام

کرتی ہے۔‘‘

(صحيح البخاري : 2646، صحيح مسلم : 1444)

سوال: کیا دھوکہ سے دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے؟

جواب: حرمت رضاعت کے لیے کم سے کم پانچ بار دودھ پینا ضروری ہے۔ اگر کوئی دھوکہ سے پانچ مرتبہ دودھ پی لے یا پلا دی، تو حرمت ثابت ہو جائے گی۔

سوال: بیوی کے رضاعی بیٹے کی مطلقہ یا بیوہ سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ نکاح جائز نہیں، بیوی کا رضاعی بیٹا اس کا بھی رضاعی بیٹا ہے، تو جیسے نسبی بیٹے کی مطلقہ یا بیوہ سے نکاح جائز نہیں، اسی طرح رضاعی بیٹے کی مطلقہ یا بیوہ سے بھی نکاح جائز نہیں، کیونکہ جو رشتہ نسب سے حرام ہوتا ہے، وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتا ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمْ ......﴾ (النّساء : ٢٣)

’’......اور تمہارے بیٹوں کی منکوحات کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔‘‘

یہاں رضاعی بیٹے بھی مراد ہیں۔

سوال: افواہ ہے کہ فلاں نے فلاں کا دودھ پیا، کیا رضاعت ثابت ہو گی؟

جواب: افواہ یا شبہ سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ جب تک مدت رضاعت میں کم سے کم پانچ بار دودھ پینے کا یقین نہ ہو جائے، حرمت رضاعت ثابت نہ ہو گی۔

سوال: چمچہ میں دودھ نکال کر پلایا، کیا رضاعت ثابت ہو گی یا نہیں؟

جواب: اگر مدت رضاعت میں کم سے کم پانچ بار سیر ہو کر دودھ پی لیا، تو رضاعت ثابت ہو جائے گی، خواہ چھاتی کو منہ لگا کر پیے یا کسی برتن میں دودھ نکال کر پلایا جائے۔